JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 4, Issue: 1, Jan-June 2024. P: 51-65
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/95
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.11090438

Article History:	Received	Accept	Published
	02-01-2024	07-03-2024	30-03-2024

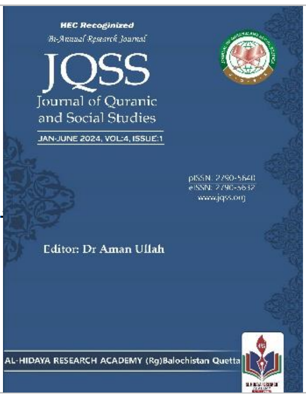

Copyright: © The Aothors Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

ڈیجیٹل اثاثوں کی میراث

Inheritance of Digital Assets

1. **Ameer Muhammad**
ameermuhammadfaiz@student.ku.edu.pk
MPhil, Islamic Studies and Computer Technology, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, Karachi

2. **Dr. M.Ammad ul Haque**
drammadulhaq@ssuet.edu.pk
Chairperson: Business Administration Department, In charge: Pakistan & Islamic Studies Department, Sir Syed University of Engineering & Technology, Karachi

How to Cite : Ameer Muhammad and Dr. Imad ul Haq (2024). Inheritance of Digital Assets (JQSS) Journal of Quranic and Social Studies, 4(1), 51-65.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

ڈیجیٹل اثاثوں کی میراث

Inheritance of Digital Assets

Journal of Quranic and Social Studies
51-65
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:1, 2024
DOI:10.5281/zenodo.11090438
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Ameer Muhammad
MPhil, Islamic Studies and Computer Technology,
Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, Karachi

Dr. M.Ammad ul Haque
Chairperson: Business Administration Department,
In Charge: Pakistan & Islamic Studies Department,
Sir Syed University of Engineering & Technology, Karachi

Abstract

This research pertains to a legal advancement in the field of inheritance, as the increasing use of the internet and technology has made various services such as email, social media, various websites, digital currencies, and various applications easily accessible to people, bringing convenience and ease to all aspects of life, including education, business, media, marketing, and more. Due to this tremendous progress, we can confidently say that we are living in a digital era. While this revolution has provided humanity with many conveniences, it has also given rise to various legal issues that require attention and solutions, which align with the conditions set by Allah for a Muslim. The challenges arising from these technological revolutions are numerous, but this article will focus on highlighting the legal aspects of digital heritage or "Taraka." In this research, we will delve into the details of this issue, defining digital heritage and discussing its importance for users and their heirs. Additionally, we will clarify user rights concerning digital applications and shed light on the nature of contracts between service providers. We aim to explore the legal consensus on digital heritage through the perspectives and deductions of esteemed jurists.

Keywords: Digital heritage, Inheritance, Assets, Technology, Legal Aspects

Corresponding Author Email:

ameermuhammadfaiz@student.ku.edu.pk

drammadulhaq@ssuet.edu.pk

تعریف علم المیراث

لغوی معنی

یہ باب"ورث یرث ورثا و ارثا و ورثہ" سے آتا ہے، لغت میں یہ دو معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے"۔(1)

1۔ بمعنی باقی، جو اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام ہے، قرآن مجید میں آیا ہے (ربّ لا تذرنی فرداو انت خیر الوارثین) جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی بہترین وارث یعنی باقی رہنے والا ہے تمام مخلوقات کے فنائی ہونے کے بعد۔

2۔ بمعنی الاِنتقال، کسی چیز کا منتقل ہونا، کہا جاتا ہے"ورِث فلان مال ابیہ"فلان شخص والد کے مال کا وارث بنا یعنی والد کا مال اس کے طرف منتقل ہوا۔

اصطلاحی معنی:

"میت کے اموال کا اس کے شرعی وارثین کو مقررہ حصوں میں منتقل کرنا"۔(2)

علم میراث کو علم الفرائض بھی کہتے ہیں:

فرائض کی لغوی معنی:

یہ جمع ہے فریضۃ کی، مادہ فرض ہے جو مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

"مقرر کرنا و قد فرضتم لھن فریضہ"(3)

"معنی قدرتم، یعنی جو مہر تم نے ان عورتوں کیلئے مقرر کیا ہے"۔

"بیان کرنا سورۃ انزلناھا و فرضناھا بمعنی بیناھا"۔(4)

نازل کرنا ان الذی فرض علیک القرآن ای انزلہ علیک(5)

واجب ہونا فمن فرض فیھن الحج یعنی جو اپنے آپ پر حج واجب کر دے۔(6)

اصطلاحی معنی:

"یہ فقہ اور حساب کے اصول کا علم ہے جس کے ذریعے ترکہ میں ہر وارث کے حصے کا تعین ہوتا ہے"۔(7)

"اس علم کو علم الحساب بھی کہتے ہیں کیونکہ میراث کو حصص اور حساب سے تقسیم کرنے کیلئے ریاضی کے قواعد کی ضرورت ہوتی ہے"(8)

"اسی علم کو علم الترکات بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں میت کے ترکے یعنی چھوڑے ہوئے اشیائی کی تقسیم ہوتی ہے"(9)

فضیلت و اہمیت علم میراث

امام طوریؒ فرماتے ہیں کہ

"نبی اکرم ﷺ نے علم میراث کو سیکھنے کی ترغیب دی ہے عموم بلوی اور ہر دور میں ضرورت ہونے کی وجہ سے اور مسلمانوں کے درمیان انصاف اور عدل سے اموال کی تقسیم کیلئے، اسی لئے اس علم کو ہر زمانے کے تقاضوں کے مطابق سیکھنا اور اس کے مطابق مسائل کو حل کرنا لازمی ہے"(10)

اس علم کی اہمیت کا اندازہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالی نے میراث کے حصص کی تقدیر خود فرمائی، دیگر عبادات نماز، روزہ، زکوۃ، حج، کے برخلاف کہ ان کی جزئیات وتفصیل نبی ﷺ کے سپرد تھا اللہ تعالی نے محض حکم فرمایا:

"اقیموا الصلاۃ و آتوا الزکوۃ "(11)

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو"۔

حج کے متعلق فرمایا:

"وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا"۔(12)

"اور اللہ کیلئے لوگوں پر حج کرنا فرض ہے جو لوگ استطاعت رکھتے ہو"۔

ان احکامات کی تشریح وتوضیح نبی کی سپرد تھی چناچہ آپ ﷺ نے اپنے اقوال واعمال مبارکہ سے امت کیلئے واضح فرمایا۔

توجہاں اللہ تعالی نے میراث کے حدود خود متعین فرمائے وہاں احکام الھیہ پر عمل کرنے والوں اور میراث کو احکام شریعت کے مطابق تقسیم کرنے والوں کیلئے جنت اور نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور نافرمانی کرنے والوں کیلئے سخت عذاب کی وعید فرمائی ہے آیت مبارکہ ہے:

"تلک حدود اللہ و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا و ذلک الفوز العظیم، ومن یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین"۔(13)

"یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کے لئے رسوا کن عذاب ہے"۔

اسی طرح اس علم کی قدر ومنزلت اور اس کی اہمیت نبی کریم ﷺ کے احادیث سے بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ نے اس علم کی تعلیم وتعلم کی مختلف صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم۔ کو ترغیب دی ہے، حضرت ابوھریرۃ رض نے حدیث نقل فرمائی ہے:

"قال: قال رسول اللہ ﷺ: یا ابا ہریرۃ، تعلموا الفرائض و علموہ فانہ نصف العلم و انہ ینسی وھو اول ما ینزع من امتی"(14)

"اے ابوہریرہ! تم میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ یہ آدھا علم ہے، یہ بھلا دیا جائے گا اور میری امت سے یہی (علم) سب سے پہلے نکال دیا جائے گا"۔

"و عن عبداللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ ﷺ: "العلم ثلاثۃ، فما ورائ ذلک فھو فضل: آیۃ محکمۃ، او سنۃ قائمۃ، او فریضۃ عادلۃ"(15)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "علم تین چیزوں کا نام ہے اس کے علاوہ سب فضول ہے، محکم آیات، قائم سنت اور عدل والا مسئلہ میراث"۔

تو اسی اہمیت کے پیش نظر ڈیجیٹل میراث کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جس کی کثرت وقوع فوری حل طلب ہے، کیونکہ انٹرنیٹ کا بڑھتا ہوا استعمال، مسلسل ترقی، اور ڈیجیٹل دور میں رہنے کی وجہ سے ایسے مسائل کی کثرت ہیں جن پر مفصل بحثوں کی ضرورت ہے تاکہ ڈیجیٹل دنیا پر لوگوں کا اعتماد ہو، اس کی خدمات کو بے خوفی سے حاصل کریں، اور اس میں صرف کیا ہوا وقت اور پیسہ ضائع نہ سمجھیں۔

علم میراث کے جائز ہونے کی حکمت:

اموال اور حقوق کی وراثت ایک طبعی امر ہے، اور یہ سابقہ امتوں سے چلا آرہاہے اگرچہ تفاصیل اور تقسیم کے طریقہ کار مختلف ہے، اور ایک ضروری امر ہے انسان کی حوصلہ افزائی کیلئے مشقتوں اور تکالیف اٹھانے پر، انسان میں اقتصادی سرگرمیوں کو متحرک کرنے کیلئے، اور پیداوار کی بڑھوتری اور ذخیرہ اندوزی کیلئے یہ ساری چیزیں چونکہ معاشرے کیلئے انتہائی اہم ہے اسی اہمیت کے پیش نظر شریعت اسلامی نے نظام میراث کو انتہائی تفصیل کیساتھ بیان فرمایاہے، وارثین میں سے ہر ایک کے حصے کو متعین فرمایاہے، کیونکہ انسان مال کی محبت میں انتہائی گرویدہ ہے تو اللہ تعالی نے میراث کے طریقے کو نازل فرمایا تاکہ مال کا کمانا حلال طریقے سے ہو ظلم، دھوکہ دہی، اسراف تقصیر وغیرہ نہ ہو۔

انسان کے وفات کے بعد اس کا مال اور جائیداد ورثائ کے طرف منتقل ہوتا ہے، اس کے حقوق کی حفاظت اور ملکیت کی احترام کی وجہ سے، کیونکہ انسان فطری طور پر چاہتاہے کہ اس کا مال اقارب ورشتہ داروں میں تقسیم ہو ان سے مودت ومحبت کی وجہ سے۔

1۔ڈیجیٹل میراث کی تعریف: اس تعریف کو ذکر کرنے سے پہلے کچھ جدید اصطلاحات کو ذکر کرنا ضروری ہے جو ڈیجیٹل میراث کی تعریف میں معاون ثابت ہونگے۔

1۔ڈیجیٹل 2۔ڈیجیٹل اپلی کیشن 3۔ڈیجیٹل زندگی 4۔ڈیجیٹل موت

1۔ڈیجیٹل کی تعریف:

لفظ "ڈیجیٹل" کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں جن سب کا اخذ اور نچوڑ یہ ہے کہ کاغذی دستاویزات کو ڈیجیٹل نمبرز یا بائنری دستاویزات میں بدلنا (جن کا ملاحظہ کمپیوٹر، موبائل وغیرہ یعنی برقی آلات کے بغیر ممکن نہ ہو)۔

"terry kunny" نے تعریف کی ہے کہ

> "بائنری "bits" سسٹم کے ذریعے معلومات کے مختلف شکلوں (کتابوں، رسالوں، آڈیوز، ویڈیوز، اور تصاویر وغیرہ) کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی یا برقی آلات کے ذریعے پڑھنے کے قابل شکل میں تبدیل کرنے کا عمل ڈیجیٹل کہلاتا ہے"(16)

"Bits" یا بائنری سسٹم "B-basic, it-digit" کا مخفف ہے، اس سے اطلاعاتی طرزیات وعلم کمپیوٹر میں معلومات کا ایک چھوٹا سا حصہ مراد ہوتا۔

"Doug Hodges" نے ایک اور مفہوم ڈیجیٹل کی بیان کی ہے کہ

> "فکری مواد پر مشتمل روایتی جسمانی اسٹوریج (کتابوں، رسالوں، مخطوطات اور نقشوں وغیرہ) کو ڈیجیٹل شکل یا بائنری سسٹم میں تبدیل کرنا"(17)

ان تعریفات سے واضح ہوا کہ ڈیجیٹلائزیشن کا اطلاق عمومی اور جامع معنوں میں معلومات کے ذرائع کو مختلف شکلوں میں تبدیل کرنے کا عمل ہے جو کاغذی شکل اور روایتی اسٹوریج کی شکل میں موجود ہے اسے الیکٹرانکل یا ڈیجیٹل شکل میں ایسا تبدیل کرنا کہ جن تک رسائی برقی آلات اور ٹیکنالوجی ہی کے ذریعے ممکن ہو۔

2۔ڈیجیٹل ایپلیکیشن:

> "اس سے مراد وہ خدمات اور آپریشنز ہیں جو صارف کو سروس کی رکنیت حاصل کرنے پر مہیا ہوتے ہیں، اور جو شرائط وضوابط کے معاہدوں کے ذریعے کنٹرول ہوتے ہیں"(18)

3۔ڈیجیٹل زندگی:

"کسی شخص کی الیکٹرانک سرگرمی ہے، جس میں اکاؤنٹس، بلاگز بنانا، اور مختلف ایپلیکیشنز کا استعمال کرنا اور ان کے ذریعے ڈیجیٹل مواد اور ڈیٹا کا تبادلہ کرنا شامل ہیں"(19)

4۔ڈیجیٹل موت:

"کسی شخص کا موت کی وجہ سے الیکٹرانک اکاؤنٹس اور ایپلیکیشنز وغیرہ کے استعمال کا بند ہونا، یا کوئی جسمانی یا ذہنی بیماری کی وجہ سے استعمال سے رکنا"(20)

5۔ڈیجیٹل اثاثوں کی تعریف:

"ڈیجیٹل اثاثوں میں درج ساری چیزیں شامل ہے: ڈیجیٹل کرنسی، مختلف قسم کا ڈیٹا، ٹیکسٹ، ای میل پیغامات، دستاویزات، آڈیو اور ویڈیو فائلیں، تصاویر، سوشل میڈیا، مختلف چینلز، بلاگز، ہیلتھ کیئر ریکارڈ، ہیلتھ انشورنس ریکارڈ، کمپیوٹر پروگرام، سافٹ ویئر لائسنس، سافٹ ویئر اور ڈیٹا بیس بشمول صارف کا نام، پاس ورڈ وغیرہ اور الیکٹرانک ڈیوائس سے بھیجی، موصول یا محفوظ کی گئی پیغامات وغیرہ"۔(21)

6۔ڈیجیٹل میراث کی تعریف:

"اس سے مراد جو شخص اپنی موت یا کسی عارض کے پیش ہونے کیوجہ سے ڈیجیٹل چیزیں چھوڑتا ہے جو اس شخص کی پہچان ہوتی ہیں جیسے میڈیا اکاؤنٹس، مختلف چینلز، ای میل، پوسٹس، ویڈیوز، آڈیوز، تصاویر، موبائل کا ڈیٹا اور انٹرنیٹ پر کسی شخص کی فکری و سماجی خدمات یا خاص ذوق یا جذبات پر دلالت کرنے والی چیزوں کو اس شخص کا ڈیجیٹل میراث یا ترکہ کہا جاتا ہے"۔(22)

ڈیجیٹل میراث کا آغاز

"ڈیجیٹل وراثت کا آغاز 2005ء میں ایک امریکی ریاست "Michigan" کے ایک کورٹ کی طرف سے جاری ہونے والے فیصلے ہوا (جو ایک امریکی فوجی جو 2004ء میں فلوجہ کی عراقی لڑائیوں میں مارا گیا تھا، اس کے خاندان کے حق میں جاری ہوا تھا)، جس میں عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اس کے خاندان کو وراثت میں اس کے ڈیجیٹل مواد کی سافٹ کاپی حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، یہ کیس فوجی کے والد (Corporal Ellsworth) نے (Yahoo) کے خلاف اپنے بیٹے کے "میسجز" کا ڈیٹا حاصل کرنے کیلئے جمع کیا تھا جب (Yahoo) نے اس بنیاد پر درخواست کو مسترد کر دیا تھا کہ سروس فراہم کرنے کے شرائط وضوابط کے معاہدے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کے تحت ڈیجیٹل مواد کو اس کی موت کے بعد کسی اور کو منتقل کی جائے بلکہ سروس کی فراہمی کے دفعات میں شامل ہے کہ صارف کا ای میل اکاؤنٹ اور اس کے مواد کو موت کے فوراً بعد حذف کر دیا جائے گا، لیکن کمپنی نے آخرکار عدالتی فیصلے کی تعمیل کی اور فوجی کے ورثاء کو عدالتی فیصلے کے نفاذ میں ای میل مواد کی ایک کاپی حوالے کر دی، اور یہ حکم ڈیجیٹل وراثت کے سلسلے میں پہلا عدالتی نظیر ہے، اور پھر معاملہ اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ کچھ امریکی ریاستوں نے اس سلسلے میں خصوصی قوانین جاری کیے، نہ صرف یہ بلکہ صارف کے موت کے بعد اس کی ڈیجیٹل وراثت کو تقسیم کرنے اور اس کے بعد اس کے ورثاء یا اس کے سفارش کردہ افراد تک منتقلی کے عمل کو ترتیب دینے میں مہارت رکھنے والی باقاعدہ کمپنیاں قائم کی گئی"(23)

ڈیجیٹل میراث کی اہمیت:

"ڈیجیٹل اثاثے اس دور میں بڑے اہمیت کے حامل ہیں خاص طور پر وہ اثاثے جن کی مالی قدر ہوتی ہے، جیسے کتابیں، مخطوطات، سوشل میڈیا، کمپیوٹر گیمز (جن سے مالی منافع حاصل ہوتا ہو)، یا وہ کاروبار جو انٹرنیٹ کے ذریعے کیا جاتا ہو، بینک اکاؤنٹس، یوٹیوب سے اشتہارات کی آمدنی، ڈیجیٹل کرنسی اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ اکاؤنٹس وغیرہ، ان ساری چیزوں کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ضیاع اور چوری سے بچانے اور متوفی یا صارف کی شخصیت کی حفاظت کیلئے ان کی تقسیم پر بحث ضروری ہے"۔(24)

صارف کاڈیجیٹل ایپلی کیشنز پر حق کی نوعیت:

1۔حق کی لغوی تعریف:

"یہ مصدر ہے باب "حق یحق" سے اس کا مطلب ہے ثابت ہونا، واجب ہونا/ جس کا انکار جائز نہ ہو، اس کا متضاد باطل ہے جس کا انکار لازم ہو"۔(25)

حق اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کا اطلاق عدل، اسلام، مال، ملک، امر، موجود ثابت، لازمی حصہ فرد یا جماعت پر ہوتا ہے، اس کی جمع حقوق اور حقاق آتی ہے(26)

2۔حق کی اصطلاحی تعریف:

علامہ عینیؒ نے حق کی تعریف یہ کی ہے

"ما یستحقہ الرجل"(27)

"آدمی جس چیز کا مستحق ہو"۔

شیخ علی الخفیف:

"اختصاص یقر بہ الشرع سلطۃ او تکلیفا"(28)

"کہ حق وہ خصوصیت ہے جسے شرع لازمی یا تکلیفی طور پر تسلیم کرتی ہے"۔

ڈاکٹر مصطفی الزرقائ نے لکھا ہے:

"ما یثبت لانسان بمقتضی الشرع من اصل مالی"(29)

"شرعی تقاضوں کی وجہ سے انسان کیلئے جو مال ثابت ہوتا ہے وہ اس کا حق کہلاتا ہے"۔

اس کے علاوہ بھی حق کی بہت ساری تعریفات کی گئی ہیں جن سب کا مفہوم تقریبا یہ ہے کہ حقوق اللہ یا حقوق العباد میں سے جو انسان کے ذمے واجب اور لازم ہوتا ہے وہ حق کہلاتا ہے۔

صارف کو ڈیجیٹل ایپلی کیشنز پر حق انتفاع کا حاصل ہونا:

انتفاع کی لغوی معنی:

"حق کی معنی ثابت شدہ چیز، جبکہ "انتفاع" بھی اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے اور باب افتعال کا مصدر ہے جس کا معنی ہے: فائدہ اٹھانا"(30)

لہذا ان دونوں لفظوں کو جب ہم اضافت کیساتھ استعمال کرتے ہیں "حق انتفاع" تو مطلب ہوتا ہے فائدہ اٹھانے کا حق۔

انتفاع کی اصطلاحی معنی:

ائمہ ثلاثہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ حق انتفاع میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی چیز سے صرف بذات خود فائدہ حاصل کرے جیسا کہ علامہ قرافیؒ فرماتے ہیں:

" تملیک الانتفاع عبارۃ عن الاذن للشخص فی ان یباشر ھو بنفسہ فقط کالاذن فی سکنی المدارس و الربط و المجالس فی الجوامع و المساجد والاسواق و مواضع النسک کالمطاف و المسعی ونحو ذلک(31)

احناف کے نزدیک حق انتفاع یہ ہے کہ انسان کو کسی چیز سے فائدہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہو جائے خواہ وہ یہ فائدہ خود حاصل کرے یا آگے وہ چیز کسی اور کو حوالے کرکے اس سے آمدنی حاصل کرے، علامہ قدری پاشاؒ فرماتے ہیں:

" ان الانتفاع الجائز هو حق المنتفع فی استعمال العین و استغلالها ما دامت قائمۃ علی حالها و ان لم تکن رقبتها مملوکۃ"(32)

یعنی اگرچہ اس کو اس چیز کی ذات کی ملکیت حاصل نہ ہو لیکن فائدہ حاصل کرنے اور آمدنی حاصل کرنے کا حق حاصل ہو۔

معاصر علمائ میں سے اکثریت نے امام ابو حنیفہؒ کے مطابق تعریف کی ہے جیسے شیخ مصطفی الزرقا(33)، شیخ علی الخفیفؒ(34)، مفتی تقی عثمانیؒ(35)۔

حق انتفاع کی وراثت:

"ائمۃ ثلاثہؒ کے نزدیک اگر منافع کا سبب اجارہ یا وصیت ہو تو وراثت میں داخل ہو گا اگر سبب عاریت ہو تو وراثت میں داخل نہیں ہو گا کیونکہ یہ غیر لازم عقد ہے"(36)۔

مذکورہ مسئلہ ڈیجیٹل ترکے پر منطبق آتی ہے کہ وہ ایپلی کیشنز وغیرہ جن کو متوفی نے خریدے نہ ہو بلکہ مخصوص مدت کیلئے ان کے استعمال کی ادائیگی کی ہو وہ ان میں سے پہلی صورت پر محمول ہو کر وراثت کے اثاثوں میں داخل ہونگے اور جن کی ادائیگی نہ کی ہو ان کو عاریت پر محمول کیا جائیگا اور ان میں وراثت جاری نہیں ہو گی۔

متقدمین احنافؒ کے نزدیک منافع چونکہ اموال میں شامل نہیں ہو تالہذا یہ وراثت کے ترکوں میں شمار نہیں ہو گا، جبکہ متاخرین احناف نے عرف کے پیش نظر منافع کو اموال میں شمار کیا ہے جیسا کہ ابن عابدینؒ نے اموال کی تعریف میں ذکر کیا ہے

"والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ او بعضھم(37)

اور اسی کے پیش نظر متاخرین احناف نے منافع کو وراثت کے اثاثوں میں شمار کیا ہے جیسا کہ

"مفتی تقی عثمانی حفظہ اللہ نے فقہ البیوع میں حق ابتکار اور حق طباعت کی مالیت میں بر صغیر کے بڑے نام ذکر کئے ہیں(38)

اس مسئلے کی مزید وضاحت آگے "مال" کی تعریف میں ذکر ہے۔

انتفاع کی تفصیل عرض کرنے کے بعد الیکٹرانک ایپلی کیشنز کی فقہی موافقت یہ ہے کہ صارف کو ان ایپلی کیشنز سے حق انتفاع حاصل ہے اور یہ ایپلی کیشنز خدمات فراہم کرنے والی کمپنیز کی ملکیت میں رہتی ہے، کیونکہ جب کوئی شخص اپنے کسی اکاونٹ کا پاسورڈ بھول جاتا ہے تو اسے کمپنی کے طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، یا بعض اوقات کمپنی کے شرائط کے خلاف کرنے پر اکاونٹ معطل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایپلی کیشنز کا مالک حقیقی کمپنی ہوتی ہے جبکہ صارف کو ان سے نفع حاصل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

صارف کا ڈیجیٹل ایپلی کیشنز پر حق ملکیت:

"ٹیکنالوجی کے اس زبردست ترقی یافتہ دور میں معلومات یا ایجادات جن کا الیکٹرانک دنیا میں اضافہ کیا جاتا ہے کی قیمت اور اقتصادی قوت ہوتی ہے اور عین سامان تجارت کے طرح مختلف ایپلی کیشنز، پروگرامات وغیرہ کی صورت میں ان کا خرید و فروخت کیا جاتا ہے"(39)

"اسی کے پیش نظر وہ ایپلی کیشن جن کو صارف نے خریدا ہو اور اس کے عوض مال کی ادائیگی کی ہو، یا وہ ایپلی کیشنز تو مفت میں حاصل کئے ہو لیکن ان پر مال صرف کیا ہو اور معلومات، آئیڈیاز یا کسی اور صورت میں ان ایپلی کیشنز میں اضافہ کیا ہو، جیسے "پب جی" گیم کو لوگ مفت میں ڈانلوڈ کر کے اس میں مختلف طریقوں سے اضافہ کر کے آگے بھیج دیتے ہیں، ایسی ساری چیزیں صارف کا فکری یا معنوی ملکیت شمار ہو گا جیسے فقہ میں حق ایجاد جو ایک معنوی اور فکری ملکیت ہے(40)

حق ملکیت:

شیخ علی الخفیفؒ نے اس کی تعریف یہ کی ہے

"سلطۃ علی شیئ غیر مادی" کسی غیر مادی چیز پر تسلط حاصل کرنا، یہ صاحب حق کے افکار، خیالات اور دیگر سر گرمیوں سے حاصل ہونے والا حق ہے جیسے حق تالیف جو مؤلف کو علمی افکار کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے، یا کسی موجد کو کسی چیز کے ایجاد کرنے سے حق ایجاد حاصل ہوتا ہے۔

فکری اشیائی کی مالیت:

"معاصر احناف اور جمہور کے نزدیک حق ابتکار، اور حق تالیف دونوں حق شرع میں معتبر ہیں اور مبتکر یعنی ایجاد کرنے والے اور مولف کے اجازت کے بغیر ان کے حقوق میں تصرف کرنا شرعا جائز نہیں، اور یہی مثال کمپیوٹر پروگرامات وغیرہ پر بھی منطبق ہوتی ہے اگر پروگرام بنانے والے کا قصد مالی منافع اور تجارت تھا تو اس میں ادائیگی کئے بغیر یا بلا اجازت تصرف کرنا جائز نہیں اور اگر شخصی استعمال کیلئے یا مفاد عامہ کیلئے بنایا تھا تب اس میں تصرف کرنا ممنوع نہیں"(41)

فکری اشیائی کی وراثت:

جمہور فقہائ شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ، اور متاخرین احناف کے ہاں وہ تمام اشیائ جو عرف عام میں اموال شمار کئے جاتے ہو چاہیے وہ اعیان کے قبیل میں سے ہو یا اس کے علاوہ وہ چیزیں جن کا جسمانی وجود نہ ہو یعنی معنوی یا فکری اشیائ جو عرف میں اموال شمار کئے جاتے ہو، اموال کے سارے احکامات کا ان میں اعتبار کیا جائیگا چاہے وہ وصیت ہو یا میراث مزید اس مسئلے کی وضاحت آگے ذکر کی جائیگی۔

مال کی تعریف

"مال کی لغوی معنی: مال یہ مول سے مشتق ہے مال یمول مولا، اس کی لغوی معنی مائل ہونا کیونکہ انسان طبعی طور مال کے طرف مائل ہوتا ہے، "کل ماتملکہ الانسان من الاشیاء" یعنی انسان کے ساتھ جتنی بھی چیزیں ہوتی چاہیے وہ زمین ہو، حیوانات ہو، نقدی ہو، سامان تجارت ہو یا دیگر جتنی بھی چیزیں ہو اسے مال کہا جاتا ہے، اس کی جمع اموال آتی ہے"۔(42)

مال کی اصطلاحی معنی:

مال کی اصطلاحی تعریف کو فقہائ حنفیہؒ نے الگ، اور ائمہ ثلاثہ نے الگ تعریف کی ہے۔

فقہاء حنفیہؒ نے بھی الگ الگ تعریفات کی ہیں لیکن مفہوم سب کا ایک ہی ہے: امام سرخسیؒ نے تعریف کی ہے:

"اسم لما هو مخلوق لاقامة مصالحنا به ولكن باعتبار صفة التمول، والتمول صيانة المال و ادخاره لوقت الحاجة(43)

مال نام ہے اس چیز کا جو ہمارے مصلحتوں کیلئے بحیثیت تمول پیدا کیا گیا ہو، تمول: مال کا ضرورت کے وقت کیلئے ذخیرہ کرنا۔

ابن عابدینؒ نے تعریف کی ہے:

"ما يميل اليه الطبع، و يمكن ادخاره لوقت الحاجة. والمالية يثبت بتمول الناس كافة او بعضهم"(44)

جس کے طرف طبیعت مائل ہوتی ہو، اور ضرورت کے وقت کیلئے محفوظ کیا جا سکتا ہو، اور مالیت میں عرف کا اعتبار ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی (حفظہ اللہ) نے اپنی کتاب "فقہ البیوع" میں لکھا ہے:

"کہ قرآن وسنت میں مال کی کوئی خصوصی تعریف نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی مخصوص شرائط وصفات کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، بلکہ شریعت نے اس مسئلے کو عرف عام پر چھوڑا ہے، اور اسی لئے ابن عابدینؒ نے فرمایا ہے کہ مالیت میں عرف کا اعتبار ہوتا ہے، تو عرف عام میں جس چیز کو مال شمار کیا جاتا ہو وہ مال ہو گا جب تک اس کے خلاف شرعی نص وارد نہ ہوئی ہو جیسے شراب، اور خنزیر وغیرہ میں، اور اس تعریف کو اعیان کے ساتھ خاص کرنے میں بھی کوئی نص موجود نہیں جیسا کہ بجلی، اور گیس آج کل سب سے اہم اور معزز اموال میں شمار ہوتے ہیں لوگوں کے تعامل کے وجہ سے"(45)

جمہور فقہاء مالکیہؒ، حنابلہؒ، شافعیہؒ نے الگ تعریف کی ہے، اگرچہ الفاظ مختلف ہیں لیکن مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔

ابن عربی مالکیؒ نے تعریف کی ہے: "ماتمتد الیہ الاطماع، ویصلح عادۃ وشرعاللانتفاع بہ" جس کے طرف طمع مائل ہوتی ہو، عموما اور شرعا اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہو۔

امام شافعیؒ نے تعریف کی ہے: "مالہ قیمۃ عند الناس، ویلزم متلفہ وان قلت، ومالایطرحہ الناس مثل الفلس وماشبہ ذلک" لوگوں کے نزدیک جس چیز کی قیمت ہو، اس کو ہلاک کرنے والے پر ضمان آتا ہو، اور لوگ اسے نہ پھینکتے ہو جیسے فلوس وغیرہ۔

ابن قدامۃ حنبلیؒ نے تعریف کی ہے: "مافیہ منفعۃ مباحۃ لغیر ضرورۃ" جس سے بغیر ضرورت کے فائدہ اٹھانا جائز ہو، یعنی مطلق نفع اٹھایا جاسکتا ہو۔

منافع کا مال ہونا

ائمۃ ثلاثۃؒ:

"منافع بذات خود مال ہے"(46)

حنفیہؒ: فقہاء قدامی کا موقف یہ ہے کہ منافع بذات خود مال نہیں جب تک اس پر عقد وارد نہ ہو جیسے اجارہ، لیکن معاصر فقہائ کا موقف یہ ہے کہ جو چیز عرف عام میں مال شمار کیا جاتا ہو وہ مال ہوگا جیسا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے حق ابتکار اور حق طباعت کے مالیت کے قول میں برصغیر کے بعض بڑے نام ذکر کئے ہیں: مولانا شیخ فتح محمد لکھنویؒ جو مولانا عبد الحی لکھنویؒ کے شاگرد تھے، علامہ شیخ نظام الدینؒ جو دار العلوم دیوبند کے مفتی تھے، مفتی عبد الرحیم رائپوریؒ۔

اسی موقف کو اپناتے ہوئے مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہ نے آگے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ حق الابتکار، اور حق تالیف دونوں حق شرع میں معتبر ہیں اور مبتکر یعنی ایجاد کرنے والے اور مولف کے اجازت کے بغیر ان کے حقوق میں تصرف کرنا شرعا جائز نہیں، اور یہی مثال کپیوٹر پروگرامات وغیرہ پر بھی منطبق ہوتی ہے اگر پروگرام بنانے والے کا قصد مالی منافع اور تجارت تھا تو اس میں تصرف کرنا جائز نہیں اور اگر شخصی استعمال کیلئے یا مفاد عامہ کیلئے بنایا تھا تب اس میں تصرف کرنا ممنوع نہیں۔

حق انتفاع کی وراثت: جمہور فقہائ شافعیہ، مالکیہؒ، حنابلہؒ، اور متاخرین حنفیہؒ ہر قسم کے حقوق جو عرف میں اموال شمار کئے جاتے ہو ان میں اموال کا اعتبار کرکے سارے احکامات ان میں جاری ہونگے چاہے وصیت ہو یا میراث یا اس کے علاوہ۔

> "مجمع الفقہ الاسلامی کے ایک کانفرنس جو کویت میں 1409ھ 1-6 جمادی الاولی بمطابق 1998ء10-16 کو منعقد ہوا تھا میں اس لجنۃ کے اعضائ اور دیگر ماہرین نے حقوق معنویہ پر بحث کے بعد طے کر لیا تھا کہ کمپنی کا نام، ٹریڈ مارک، حق تالیف، حق ایجاد معاصر عرف کی وجہ سے مالی طور پر ان کا اعتبار کیا جائیگا اور یہ ساری چیزیں شرعی طور پر اموال شمار ہونگے اور یہ حقوق اس شخص یا کمپنی کیلئے خاص ہونگے کسی اور کے جانب سے ان میں تصرف یا زیادتی نہیں ہوگی"۔(47)

حقوق کی میراث

حقوق کے اقسام اور ان کا عوض لینے میں فقہی احکام اور ان کے وراثت کو ذکر کرنے کے بعد ڈیجیٹل اثاثوں کیساتھ تطبیق دیا جائیگا۔

حقوق کے بنیادی طور پر تین اقسام ہیں:

1۔ وہ حقوق جو اموال سے متعلق ہو 2۔ جو ذمہ میں ثابت ہو 3۔ وہ حقوق جو کسی شخص سے متعلق ہو

> "وہ حقوق جو اعیان کے ساتھ وابستہ ہو اور دائمی منافع سے عبارت ہو جیسے راستہ پر چلنے کا حق اور پانی لینے اور بہانے کا حق ان کی بیع ائمۃ ثلاثۃؒ کے نزدیک مطلقا جائز جب کے احنافؒ کے ہاں اگر ان حقوق کا تعلق اعیان سے ہو وہ حکما مال ہے اور ان کی بیع جائز ہے جیسے حق مرور، حق شرب وغیرہ، اور اگر ان کا تعلق اعیان سے نہ ہو وہ مال کے حکم میں نہیں اور ان کی بیع جائز نہیں جیسے حق تعلی کا تعلق کسی پائیدار مالی چیز سے نہیں، لیکن بطور صلح مال کے عوض دستبرداری جائز ہے۔ جو حقوق شرعا ثابت ہو لیکن منتقل ہونے کے لائق نہ ہو ان حقوق پر صلح یا دستبرداری کی صورت میں مال لینا جائز ہے مثلا حق قصاص میں مال پر صلح کرنا اور حق خلع میں مال کے عوض دستبردار ہونا۔ جو حقوق دفع ضرر کیلئے ہو ان کا عوض کسی بھی صورت لینا جائز نہیں نہ بیع، نہ صلح اور نہ دستبرداری کی صورت میں جیسے حق شفعہ، حق خیار رویہ، خیار شرط"۔(48)

حقوق کی میراث:

پہلے قسم کے حقوق کا تعلق چونکہ اموال میں سے ہیں تمام ائمہؒ کے نزدیک باتفاق ان میں وراثت جاری ہوگا، دوسرے قسم کے حقوق جو ذمہ میں ثابت ہو وہ بھی اموال کے حکم میں ہیں (گویا کہ اس کے ذمہ میں کسی اور سے مال کی وصولی ہے) ان میں بھی وراثت جاری ہوتی ہے، تیسرے قسم کے حقوق کا تعلق جو کسی شخص سے متعلق ہے ان کے دو اقسام ہوتے ہیں:

1۔ جن میں مالی پہلو نہیں ہوتی خالص شخصی حقوق ہوتے ہیں جیسے ماں کا بچے کو گود میں لینے کا حق ایسے حقوق میں تمام ائمہؒ کے نزدیک وراثت جاری نہیں ہوتی۔

2۔ جن میں شخصی حقوق ہونے کیساتھ مالی پہلو بھی ہوتی ہے جیسے حق شفعہ، حق خیار رؤیۃ، خیار شرط وغیرہ اس قسم کے حقوق میں فقہائ کا اختلاف ہے۔

ائمۃ ثلاثہؒ کے نزدیک اس قسم میں وراثت جاری ہوتی ہے نبی کریم ﷺ کے اس قول سے سے استدلال کرتے ہوئے: (من ترک مالا فلورثتہ)، اور وہ کہتے ہیں کہ کیونکہ ان حقوق میں عقد اموال سے ہوتی ہے لہذا یہ اموال کے تابع ہے وراثت میں ان میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

احنافؒ: ان حقوق میں وراثت جاری نہیں ہوتی کیونکہ ان حقوق کا تعلق صرف ارادے سے ہیں اموال سے کوئی تعلق نہیں ایک شخص کا ارادہ ہے شفعہ کرنے کا یا خیار شرط و رؤیت میں مال واپس کرنے کا ان سب کا تعلق صرف اور صرف ارادے سے ہیں اور ارادہ وراثت میں داخل نہیں ہوتی، کیونکہ وراثت صرف اموال یا اموال سے متعلق چیزوں میں ثابت ہوتی ہے۔

ڈیجیٹل میراث کی فقہی موافقت

جو ڈیجیٹل ترکہ ایک شخص چھوڑتا ہے سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ اموال، حقوق یا منافع کے قبیل میں سے ہیں، اس کے دو اقسام ہیں:

1۔ اس ترکے کا اقتصادی طور پر قیمت ہوگا جیسے ڈیجیٹل کرنسی، مختلف تجارتی اکاؤنٹس، ویب سائٹس، کمپنی برانڈ، یوٹیوب اکاونٹ یا دیگر اکاونٹس وغیرہ جن سے کمائی میں صارف کی شخصیت اور اس کے نام کا کردار ہو، اسی طرح دیگر چیزیں جن کا مالی طور پر اعتبار کیا جاتا ہو "pay pall, Amazon" اکاونٹس وغیرہ ڈیجیٹل ترکہ میں اموال کے قبیل میں سے شمار ہونگے اور آگے یہ ترکہ وراثت میں منتقل ہوگا۔

2۔ ڈیجیٹل ترکہ کی ادبی یا فکری قیمت ہو، جیسے تصاویر، ویڈیوز، آڈیوز، آرائ، افکار وغیرہ جو اس نے اپنے سوشل اکاونٹس مثلا فیسبک، ٹوئٹر، ایمیل وغیرہ میں شیئر کیا ہو یہ سب اس شخص کی فکری حقوق میں سے شمار کئے جائیں گے اور فکری حقوق میں ائمۃ ثلاثہؒ، متاخرین احناف، اور معاصر علمائ کرامؒ سب نے اموال کا اعتبار کیا ہے اور ان جملہ حقوق اور منافع میں سے ان کا شمار کیا ہے جو ترکہ میں شمار ہوتے ہیں۔

3۔ وہ حقوق جن میں مالی اور شخصی دونوں پہلو شامل ہو، ایسی چیزیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وراثت کے ترکہ میں شمار نہیں ہوتی جو میت کی شرافت، اس کی شہرت کو نقصان پہنچانے والی ہو، یا اس کے اسرار سے واقفیت کی سبب بنتی ہو جیسے آڈیوز سننے یا ویڈیوز دیکھنے کیلئے کسی ایپ میں اکاونٹ کھولا ہو اور اس اکاونٹ میں اس کے اسرار موجود ہو جو وہ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو، یا کسی ادارے سے سودی معاملات یا دیگر غیر مشروع چیزیں ہو، کیونکہ ان سب میں مالی پہلو کیساتھ شخصی پہلو شامل ہیں لہذا ان تک کسی اور شخص کی رسائی میت کی بے حرمتی اور دوسرے مفاسد عظیمہ کی سبب بنتی ہے لہذا احناف کے نزدیک تو ایسی چیزیں مطلق وراثت میں داخل نہیں ہوتی جبکہ ائمۃ ثلاثہؒ کے نزدیک بھی اس قسم یعنی وہ حقوق جن میں مالی پہلو کیساتھ شخصی پہلو بھی شامل ہو ان کی وراثت مشروط ہے اس شرط کیساتھ کہ وہ چیزیں میت کی بے حرمتی کا سبب نہ بنتی ہو نہیں تو وہ ترکہ میں شمار نہیں ہونگے (49)

ڈیجیٹل ترکہ کو وارثین تک منتقل کرنے کا طریقہ کار

سابقہ ابحاث سے یہ بات واضح ہوئی کہ ڈیجیٹل اثاثوں کی میراث ورثہ کیلئے ثابت ہوگی چونکہ ڈیجیٹل سروسز فراہم کرنے والے ادارے ان ترکوں کو آگے ورثائ کو منتقل نہیں کرتے بلکہ بعض ادارے تو ایک مدت تک اپلی کیشن کو استعمال نہ کرنے یا صارف کے موت کے بعد اس کے اکاؤنٹس کو حذف کرتی ہے لہذا ایک ایسی طریقے کو وضع کرنے کی ضرورت ہے جس کے ذریعے ورثائ مستفید ہو اور شاید اس کا بہترین طریقوں میں سے، ڈیجیٹل وصیت، اور "password box" ہے (50)

ڈیجیٹل وصیت:

اس سے مراد کہ صارف وصیت تحریر کرلیں اور اس میں اپنے بعد اکاؤنٹس وغیرہ جس کے سپرد اپنے کرنا چاہتا ہو اس کا نام اور اکاونٹس اور ایپلی کیشنز کے پاسورڈ اور ضروری تفصیل تحریر کرلیں، یا تو اپنے تمام کارڈز، دستاویزات، اور دیگر ضروری اشیائی ان کے پاسورڈ اور ضروری معلومات سب کا کسی وصی یا معتمد شخص کو تفصیلات فراہم کریں یا ان میں سے کسی کے حوالے کریں جو اس کے بعد ورثائی تک ان چیزوں کی منتقلی یقینی بنائے ,اس کے ذریعے اس کا ڈیجیٹل اثاثہ ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا اور ورثائی کو استفادے کا موقع اور اس کے مثبت چیزوں کو آگے پھیلانے کا موقع ملے گا۔

پاسورڈ بکس:

یہ ایک الیکٹرانک ویب سائٹ ہے جو پاسورڈ وغیرہ کے حفاظت کی خدمات سرانجام دے رہی ہے ان میں سب سے مشہور "legacy locker" ہے، جو ان میں سے ہر قسم کے اکاؤنٹس، ایپلی کیشنز وغیرہ کے پاسورڈ کو محفوظ کرنے کیساتھ، بھولنے کی صورت میں دوبارہ بھیجنے، اور میراث وغیرہ سے متعلق تمام مسائل کو حل کرنے میں معاونت کرتا ہے، اور ان تمام پاسورڈز وغیرہ کو آگے صارف کے وارثین میں سے صارف کے منتخب کردہ شخص کو منتقل کرتا ہے۔

حوالہ جات

1. ابن منظور، 1414ھ، لسان العرب،، دار الصادر بیروت، 199:2
2. وھبۃ الزحیلي، الفقہ الإسلامي وأدلتہ (الطبعۃ الرابعۃ)، دمشق، دار الفکر، 7697:10
3. البقرۃ، 36:2
4. النور، 01:24
5. التحریم، 02:66
6. البقرۃ، 197:2
7. مجموعۃ من المؤلفین، کتاب الفقہ المنھجي علی مذھب الإمام الشافعي، 67-68
8. منذر محمد خیری،، 1983ء، علم الفرائض والمواریث فی الشریعۃ الاسلامی، دار الفکر المعاصر، 6
9. د۔ محمد عبد السلام، 2007، النبع الفائض فی تبسیط علم الفرائض، دار الطبعۃ المصریۃ، 7
10. امام طوریؒ، تکملۃ البحر الرائق، دار لکتاب الاسلامیۃ، 556:8
11. البقرۃ، 43:2
12. آل عمران، 97:4
13. النساء، 14:3، 13
14. ابن ماجہ، کتاب الفرائض، باب الحث علی تعلیم الفرائض، حدیث 2719
15. ابوداؤد، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی تعلیم الفرائض، حدیث 2779
16. الرقمنۃ وحمایۃ التراث الرقمی، ناشر مرکز ھر دولد عم التعبیر الرقمی، القاھرۃ 2016
17. سابقہ حوالہ
18. د۔ عبد الناصر ھیجانۃ، المیراث الرقمی: المفھوم واالتحدیات القانونیہ، جامعہ قطر، 6

19. سابقہ حوالہ

20. سابقہ حوالہ

21. د۔ایمان فہد کریم،2020 ،الارث الرقمی،ناشر مجلۃ جامعۃ البعث سوریا،شمارہ نمبر42،15

22. د۔صفاء متعب الخزاعی / د۔حیدر حسین،الارث الرقمی:2019ء،دراسۃ قانونیۃ مقارنۃ بالفقہ الاسلامی،ناشر:مجلۃ العلوم القانونیۃ،جامعہ بغداد،16

23. د۔عبد الناصر،المیراث الرقمی المفہوم والتحدیات،6

24. د۔عبد الرحیم،2021،التکییف الفقہی للمیراث الرقمی،ناشر:مجلۃ البحوث الفقہیۃ والقانونیۃ،2049

25. ابن منظور،1414ھ،لسان العرب،دار صادر بیروت:10:49

26. د۔محمد فتحی،1977ء الحق ومدی سلطۃ الدولیۃ فی تقییدہ،طبعۃ مؤسسۃ رسالۃ بیروت،184

27. البنایۃ شرح الھدایۃ،للعینیؒ 7/386،البحر الرائق شرح کنز الدقائق،لابن نجیم،6/187،طبعۃ دار الکتاب الاسلامی

28. شیخ علی الخفیف،2000ء،معاملات الشرعیۃ،دار الفکر العربی القاہرۃ،31

29. د۔مصطفی الزرقاء1948، المدخل الی الفقہ العام،دار الفکر العربی،10:3

30. وحید الزمان قاسمی،القاموس الوحید،ادارہ اسلامیات لاھور،1687

31. احمد بن ادریس القرافی،الفروق للقرافی،انوار البروق فی انواء الفروق،الناشر عالم الکتب،193:1

32. محمد قدری پاشا،1891ھ،،مرشد الحران الی معرفۃ احوال النسان،المطبعۃ الکبری الامیریۃ بولاق مصر،13:5

33. علامۃ مصطفی الزرقاء،1999ء،المسحل الی نظریۃ الالتزام العامۃ،دار القلم دمشق،45

34. شیخ علی الخفیف،2010ء،الحق والذمۃ وتاثیر الموت فیہما وبحوث اخری،دار الفکر العربی،85

35. مفتی محمد تقی العثمانی،2003بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ،دار القلم دمشق،48:1

36. شمس الدین محمد بن ابی العباس الشافعیؒ نھایۃ المحتاج،،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان،6:83

37. ابن عابدینؒ،حاشیۃ ردالمختار علی الدر المختار،4/501

38. مفتی محمد تقی عثمانی،2015ء،فقہ البیوع،،مکتبہ معارف القرآن،1:27

39. د۔محمود عبد الرحیم دیب،2005م،الحمایۃ القانونیۃ للملکیۃ الفکریۃ،دار الجامعۃ الجدیدۃ الاسکندریۃ،33،

40. د۔عبد الرحیم، التکییف الفقہی للمیراث الرقمی،جامعہ زقازیق،مصر،34

41. مفتی تقی عثمانی،2015ء،فقہ البیوع،مکتبہ معارف القرآن،286

42. ابن منظور،1414ھ،لسان العرب،دار صادر بیروت11:635

43. امام سرخسیؒ،المبسوط،دار المعرفہ،بیروت،لبنان،11:78-79

44. ابن عابدینؒ،حاشیۃ رد المختار علی الدر المختار،4:501

45. مفتی محمد تقی عثمانی،2015،فقہ البیوع،مکتبہ معارف القرآن کراچی 1:27

46. ابن عربیؒ،احکام القرآن،2/107

47. مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی،شمارہ5،3/2267

48. مفتی محمد تقی عثمانی،2015 فقہ البیوع،،مکتبہ معارف القرآن،264

49. د۔عبد الرحیم،2021ء،التکییف الفقہی للمیراث الرقمی،ناشر:مجلۃ البحوث الفقہیۃ والقانونیۃ،

50. د۔عبد الناصر ھیجانۃ،المیراث الرقمی المفہوم والتحدیات،،جامعہ قطر،8-9

References in Roman

1. *Ibn Manzur, 1414 AH, Lisan al-Arab, Dar al-Sader Beirut, 2:199*
2. *Wahba al-Zuhayli, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu (Fourth Edition), Damascus, Dar al-Fikr, 10:7697*
3. *Al-Baqarah, 2:36*
4. *An-Nur, 24:01*
5. *At-Tahrim, 66:02*
6. *Al-Baqarah, 2:197*
7. *Collection of Authors, Kitab al-Fiqh al-Manhaji 'ala Madhhab al-Imam al-Shafi'i, 67-68*
8. *Mundhir Muhammad Khairi, 1983 CE, 'Ilm al-Fara'id wa al-Mawarith fi al-Shari'ah al-Islamiyah, Dar al-Fikr al-Mu'asir, 6*
9. *Dr. Muhammad Abdul Salam, 2007, Al-Naba' al-Fa'id fi Tabsit 'Ilm al-Fara'id, Dar al-Tiba'ah al-Misriyah, 7*
10. *Imam Tauri, Takmilat al-Bahr al-Ra'iq, Dar al-Kitab al-Islamiyyah, 8:556*
11. *Al-Baqarah, 2:43*
12. *Aal 'Imran, 4:97*
13. *An-Nisa', 3:13,14*
14. *Ibn Majah, Kitab al-Fara'id, Bab al-Hath 'ala Ta'lim al-Fara'id, Hadith 2719*
15. *Abu Dawood, Kitab al-Fara'id, Bab Ma Ja'a fi Ta'lim al-Fara'id, Hadith 2779*
16. *Al-Raqamah wa Hima'at al-Turath al-Raqmi, Publisher: Hordo Center for Digital Expression Support, Cairo 2016*
17. *Previous Reference*
18. *Dr. Abdul Nasser Hijana, Al-Mirath al-Raqmi: Al-Mafhum wa al-Tahaddiyat al-Qanuniyah, Qatar University, 6*
19. *Previous Reference*
20. *Previous Reference*
21. *Dr. Iman Fahd Kareem, 2020, Al-Irth al-Raqmi, Publisher: Majalah Jamiat al-Baath Syria, Issue Number 42, 15*
22. *Dr. Safaa Mutab al-Khazai/D. Haider Hussein, Al-Irth al-Raqmi: 2019, Dirasah Qanuniyah Muqaranah bi al-Fiqh al-Islami, Publisher: Majalah al-'Ulum al-Qanuniyyah, University of Baghdad, 16*
23. *Dr. Abdul Nasser, Al-Mirath al-Raqmi: Al-Mafhum wa al-Tahaddiyat, 6*
24. *Dr. Abdul Rahim, 2021, Al-Takyif al-Fiqhi li al-Mirath al-Raqmi, Publisher: Majalah al-Buhuth al-Fiqhiyyah wa al-Qanuniyyah, 2049*
25. *Ibn Manzur, 1414 AH, Lisan al-Arab, Dar Sader Beirut, 10:49*
26. *Dr. Muhammad Fathi, 1977 CE, Al-Haqq wa Madi Sultanat al-Dawliyah fi Taqyidih, Print Foundation of Beirut, 184*
27. *Al-Binayah Sharh al-Hidayah, by al-Aini 7/386, Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kunz al-Daqaiq, by Ibn Najim 6/187, Print: Dar al-Kitab al-Islami*
28. *Sheikh Ali al-Khafif, 2000 CE, Ma'amalat al-Shar'iyyah, Dar al-Fikr al-Arabi Cairo, 31*

29. *Dr. Mustafa al-Zarqa, 1948, Al-Madkhal ila al-Fiqh al-'Aam, Dar al-Fikr al-Arabi, 3:10*
30. *Waheed al-Zaman Qasmi, Al-Qamus al-Wahid, Idara Islamiyat Lahore, 1687*
31. *Ahmad ibn Idris al-Qarafi, Al-Furuq li al-Qarafi, Anwar al-Baroq fi Anwa' al-Furuq, Publisher: Alam al-Kutub, 1:193*
32. *Muhammad Qadri Pasha, 1891 AH, Mursid al-Haran ila Ma'rifat Ahwal al-Insan, Al-Matba'ah al-Kubra al-Amiriyya Bulaq Egypt, 5:13*
33. *Alama Mustafa al-Zarqa, 1999, Al-Maslak ila Nazariyat al-Iltizam al-Amma, Dar al-Qalam Damascus, 45*
34. *Sheikh Ali al-Khafif, 2010, Al-Haqq wa al-Dhimmah wa Tatafir al-Mawt fiha wa Buhuth Akhri, Dar al-Fikr al-Arabi, 85*
35. *Mufti Muhammad Taqi Usmani, 2003, Bahawat fi Qadaya Fiqhiyah Mu'asirah, Dar al-Qalam Damascus, 1:48*
36. *Shams al-Din Muhammad ibn Abi al-Abbas al-Shafi'i, Nihayat al-Matlab, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut, Lebanon, 6:83*
37. *Ibn Abidin, Hashiyah Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar, 4:501*
38. *Mufti Muhammad Taqi Usmani, 2015, Fiqh al-Buyu', Maktaba Ma'arif al-Quran, 1:27*
39. *Dr. Mahmoud Abdul Rahim Dib, 2005, Al-Himayah al-Qanuniyah lil-Malikiyah al-Fikriyah, Dar al-Jamia al-Jadida Alexandria, 33*
40. *Dr. Abdul Rahim, Al-Takyif al-Fiqhi li al-Mirath al-Raqmi, Zagazig University, Egypt, 34*
41. *Mufti Muhammad Taqi Usmani, 2015, Fiqh al-Buyu', Maktaba Ma'arif al-Quran, 286*
42. *Ibn Manzur, 1414 AH, Lisan al-Arab, Dar Sader Beirut, 11:635*
43. *Imam Sarakhsi, Al-Mabsut, Dar al-Ma'arifah, Beirut, Lebanon, 11:78-79*
44. *Ibn Abidin, Hashiyah Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar, 4:501*
45. *Mufti Muhammad Taqi Usmani, 2015, Fiqh al-Buyu', Maktaba Ma'arif al-Quran, 1:27*
46. *Ibn Arabi, Ahkam al-Quran, 2:107*
47. *Majalah Majma' al-Fiqh al-Islami al-Dawli, Issue 5, 3/2267*
48. *Mufti Muhammad Taqi Usmani, 2015, Fiqh al-Buyu', Maktaba Ma'arif al-Quran, 264*
49. *Dr. Abdul Rahim, 2021, Al-Takyif al-Fiqhi li al-Mirath al-Raqmi, Publisher: Majalah al-Buhuth al-Fiqhiyyah wa al-Qanuniyyah*
50. *Dr. Abdul Nasser Hijana, Al-Mirath al-Raqmi al-Mafhum wa al-Tahaddiyat, Qatar University, 8-9*